ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

علاج ومعالجہ سے متعلق ڈاکٹر حضرات
کے لئے اخلاقی وشرعی ہدایات

مرتب کردہ

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

www.imlaglobal.org

www.facebook.com/imlaglobal

imlaglobal@gmail.com

0300-2090718

Reviewed By

"ISMA" (Ikhlas Shariah Medical Advisory) A Project Of Darulifta Al-Ikhlas, Karachi.

فہرست

جب تک علم نہ ہو، علاج نہ کرے.. 2
مشورہ کا اہتمام.. 3
معائنہ وعلاج کے وقت تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنا.. 3
بوقتِ معائنہ مریض کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا... 3
مریض کو اس کی ضروت کے مطابق وقت دینا.. 4
مریض سے خوش روی سے پیش آئے.. 4
مریض کو تسلی دینا... 4
مریض کو اطمینان و راحت پہنچانا.. 5
لاعلاج مریض کی تکلیف کو کم کرنا.. 6
مریض کےساتھ امانت داری... 6
مریض کے ساتھ رازداری برتنا... 7
مریض کی اجازت وآگاہی.. 9
مریض کے سامنے واضح اور پختہ بات کرے 9
مریضوں کے دینی فرائض کی ادائیگی میں معاونت... 10
شرعی مسائل میں علماء کی طرف رہنمائی... 10
مریضوں کو صدقہ اور صلاۃ الحاجۃ کی تلقین 11
مریض کیلئے دعا.. 12
اوقات کی پابندی.. 12
باری کی پابندی کرنا 13

Islamic Medical Learners Association

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معائنہ وعلاج سے متعلق ڈاکٹر حضرات کے لیے اخلاقی وشرعی ہدایات

اس حصہ میں وہ اخلاقیات اور ہدایات بیان کی گئی ہیں جن کا علاج ومعالجہ کے درمیان بطورِ خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

جب تک علم نہ ہو، علاج نہ کرے

ڈاکٹر حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس مرض کا علاج کررہے ہوں اُس سے کماحقہٗ واقفیت رکھتے ہوں اور اس مرض کی حقیقت اور مریض (Patients) کے مزاج کو سمجھ کر ہی علاج ومعالجہ شروع کریں اور اگر انہیں کسی قسم کا تردّد ہو یا مرض کے بارے میں مکمل واقفیت نہ ہو تو وہ علاج نہ کریں، بلکہ کسی دوسرے ماہر کی طرف کیس کو refer کردیں، کیونکہ اگر کسی ڈاکٹر نے صحیح علم کے بغیر علاج کیا اور اس کی وجہ سے مریض کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو ایسی صورت میں وہ ڈاکٹر اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا،[1] چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے:

من تطبب ولم يعلم منه طب قبل ذلك فهو ضامن(نسائی،ابن ماجه)[2]

"اگر کسی شخص نے علم طب سیکھے بغیر کسی کا علاج کیا، اور اس کو کوئی نقصان ہوگیا تو یہ علاج کرنے والا شخص اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔"

Islamic Medical Learners Association

---

(1)مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

(ولم يعلم منه طب): أي معالجة صحيحة غالبة على الخطأ فأخطأ في طبه وأتلف شيئا من المريض (فهو ضامن) : قال بعض علمائنا من الشرح: لأنه تولد من فعله الهلاك وهو متعد فيه، إذ لا يعرف ذلك فتكون جنايته مضمونة على عاقلته. وقال ابن الملك قوله: لم يعلم منه طب أي لم يكن مشهورا به فمات المريض من فعله، فهو ضامن أي تضمن عاقلته الدية اتفاقا ولا قود عليه، لأنه لا يستبد بذلك دون إذن المريض فيكون حكمه حكم الخطأ. وقال الخطابي: لا أعلم خلافا في أن المعالج إذا تعدى فتلف المريض كان ضامنا.

(ج:6،ص: 2293،ط: دار الفكر بيروت.)

(2)سنن النسائي،جلد:8،ص:52،رقم الحديث:4830،ط: مكتب المطبوعات الإسلامية.

مشورہ کا اہتمام

ڈاکٹر کو چاہیئے کہ جہاں ضرورت ہو،وہاں دوسرے ڈاکٹر حضرات سے مشورہ کرنے کا اہتمام ضرور کرے،کیونکہ حدیثِ مبارک میں آتاہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشورہ کرنے والے کو ندامت نہیں ہوتی۔(طبرانی)[3]

معائنہ وعلاج کے وقت تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنا

ڈاکٹر کو چاہیئے کہ معائنہ کے وقت وہ تمام تدابیر اختیار کرے جس کی وجہ سے کوئی مریض کسی دوسرے مرض سے متاثر نہ ہواوراس سلسلہ میں وضع کیے گئے تمام اصول وضوابط کی پابندی کرے، چنانچہ ایک حدیث شریف سے اس کی طرف اشارہ ملتاہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

«لاَ يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ» (بخاری)[4]

یعنی جس شخص کے پاس بیمار اونٹ ہیں،وہ انہیں صحت منداونٹوں کے پاس نہ لائے،تاکہ ایک کے مرض سے دوسرے متاثر نہ ہوں،اس حدیث میں تدبیر اور احتیاط کی تعلیم اگرچہ اونٹوں کے بارے میں دی گئی ہے،لیکن اپنے عام مفہوم کے اعتبار سے یہ مرض کے پھیلنے سے متعلق تمام احتیاطی تدابیر کو شامل ہے۔

بوقتِ معائنہ مریض کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا

ڈاکٹر پر مریض کا ایک اہم حق یہ ہے کہ وہ اپنے مریض کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئے،جس میں درجِ ذیل امور قابل ذکر ہیں:

- معائنہ کے وقت مریض کی بات غور سے سنے۔
- بے اعتنائی (Ignorance) نہ برتے اور نرمی سے پیش آئے۔

---

[3] المعجم الصغير للطبراني:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ»

(ج: 2،ص: 175،رقم الحديث: 980 المكتب الإسلامي)

(4)صحيح البخاري ج:4،ص:31، بَابُ لاَ هَامَةَ،رقم الحديث:5757،ط:دار الكتب العلمية.

- اس کی کم علمی یا کم فہمی پر یا اس کی کسی بات کا مذاق نہ اڑائے۔
- مریض کا احترام کرے، بالخصوص اگر مریض میں شخصی اعتبار سے کمی کوتاہی ہو تو اسے حقیر نہ سمجھے، بلکہ اس کے ساتھ اور زیادہ حسن سلوک کرے۔
- علاج ومعالجہ اور تیمارداری میں تمام مریضوں میں برابری کرے، ان میں مذہب، تعلیم، سوسائٹی، برادری، مالداری یا شخصیت کی بنیاد پر فرق نہ کرے۔
- مریض سے بات کرتے وقت آسان الفاظ کا چناؤ کرے تاکہ مریض کو اس کی بات سمجھنے میں سہولت ہو۔

مریض کو اس کی ضرورت کے مطابق وقت دینا

ایک ڈاکٹر کیلئے ضروری ہے کہ پورے انصاف کے ساتھ ہر مریض کو اتنا وقت اور توجہ دے جتنے وقت اور توجہ کی اُسے ضرورت ہے، اور اپنی بِساط اور علم کے مطابق اس کیلئے بہتر سے بہتر علاج تجویز کرے۔

مریض سے خوش روی سے پیش آئے

مریض سے بات کرتے ہوئے اپنے چہرہ کے تاثّرات کو اچھا رکھے اور مریض سے کھلتے اور مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ملاقات کرے، حدیث میں آتا ہے کہ "تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے"۔(ترمذی)(5)

IMLA
Islamic Medical Learners Association

مریض کو تسلی دینا

مریض کے معائنہ یا علاج کے دوران کی اخلاقیات میں سے ایک اہم اخلاق مریض کو اطمینان دلانا اور حوصلہ دینا ہے، چنانچہ ایسی احادیث موجود ہیں جن سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ مریض کے ڈر اور خوف کو دور کرنا نہ صرف علاج کا ایک اہم حصہ ہے، بلکہ دیکھا جائے تو ڈاکٹر کا اصل کام تو مختلف اسباب اختیار کر کے

---

(5)سنن الترمذي :

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ.

(ج:3،ص: 414،باب: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الوَجْهِ وَحُسْنِ البِشْرِ،رقم الحديث:1970)

مریض کی تسلی کروانا ہے، اصل شفا دینا تو اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے، چنانچہ ابو داؤد شریف کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے ایک معالج صحابی حضرت ابو رمثہ ؓ سے فرمایا:

الله الطبيب، بل أنت رجل رفيق طبيبها الذي خلقها (سنن ابی داؤد)[6]

ترجمہ: "طبیب صرف اللہ ہے اور تم تو بس نرمی و مہربانی کرنے والے شخص ہو۔ اس کا طبیب تو وہ ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في أجله ، فإن ذلك لا يرد شيئا، ويطيب بنفسه.(ترمذی و ابن ماجة)[7]

ترجمہ: جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی زندگی کے بارے میں اس کا غم دور کرو (یعنی تسلی و تشفی دلاؤ کہ فکر و غم نہ کرو تم جلد ہی صحت یاب ہو جاؤ گے اور تمہاری عمر دراز ہو گی) اس لئے کہ (یہ تسلی و تشفی اگرچہ) کسی چیز کو (یعنی مقدر کے لکھے کو) ٹال نہیں سکتی (مگر) مریض کا دل (ضرور) خوش ہوتا ہے۔

اس طریقہ کار کو آج کی میڈیکل سائنس نفسیاتی علاج سے تعبیر کرتی ہے اور ڈاکٹر کے اچھے ہونے کی ایک یہ نشانی بھی سمجھی جاتی ہے کہ مریض کو نفسیاتی طور پر مطمئن کردے، اور یہی تعلیم مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتی ہے۔

IMLA
Islamic Medical Learners Association

مریض کو اطمینان وراحت پہنچانا

ڈاکٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تجربہ اور مہارت کی روشنی میں اُن تمام امور کو بروئے کار لائے جس سے مریض کی تکلیف کم ہو اور اس کیلئے اطمینان کا باعث ہو، اور اس کیلئے معائنہ کے وقت درجِ ذیل امور کا خیال رکھے:

- مریض کے مسئلہ کو سمجھنے کی مکمل کوشش کرے۔
- مریض کو اس کی بات کرنے کیلئے پورا وقت دے۔
- مریض کو اس کی صحت کی حالت کے بارے میں مکمل معلومات دے۔

---

(6)(ج:4،ص: 86،باب: باب فی الخضاب،رقم الحديث:4207)

(7)سنن الترمذي، ج:4، ص:412،رقم الحديث: 2087

- مریض کو سمجھائے کہ بیماری امتحان ہے اور اس میں اللہ تعالی کی رحمت بھی ہے۔
- مریض کے درد اور تکلیف کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش کرے۔
- مریض کو یہ احساس دلائے کہ اسے اس کی بہت فکر ہے اور چہرے کے تاثرات سے اس کا اظہار بھی کرے۔
- مریض یا اس کے تیماردار کو بیماری کے بارے میں تفصیل سے سمجھائے۔

لاعلاج مریض کی تکلیف کو کم کرنا

اسلامی طبّی اخلاق میں یہ بھی شامل ہے کہ لاعلاج مریض کو بے سہارا نہ چھوڑا جائے، بلکہ ایک عام مریض سے زیادہ اس کا خیال رکھا جائے اور اس کی تکلیف کو دور کرنے اور اسے آرام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے اور اس کے لیے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائے جائیں، اس طریقہ کار کو آجکل Palliative care کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کی تعریف WHO کے مطابق یہ ہے کہ:

> "ایسا طریقہ کار اختیار کرنا جس میں مہلک بیماریوں کے شکار مریضوں اور ان کے متعلقین کو پیش آنے والی تکالیف کی روک تھام کرکے یا اس کو کم کرکے اُنہیں ایک اچھی زندگی فراہم کی جاسکے، جس کیلئے مختلف طریقۂ اختیار کیے جاسکتے ہیں، جیسے قبل از وقت مرض کی تشخیص کر دینا، یا درد اور دوسری تکالیف کا کسی بھی ظاہری، نفسیاتی، روحانی یا کسی بھی ذریعہ سے سدِباب کر دینا"۔(8)

Islamic Medical Learners Association

اور یہ طریقہ کار اسلامی تعلیمات کا عین تقاضا ہے، جیساکہ اوپر حدیثِ مبارک ذکر کی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کے غم کو دور کرو (یعنی اس کو امید دلاؤ اور حوصلہ دو) اس تسلی دینے سے اس کی موت تو نہیں ٹلے گی لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا (جس سے اسے نفسیاتی حوصلہ ہو گا)۔

مریض کے ساتھ امانت داری

- امانت داری کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ اگر مرض ڈاکٹر کی سمجھ سے باہر ہو یا ڈاکٹر کو اپنی تشخیص پر اطمینان نہ ہو تو وہ اندازہ سے علاج نہ کرے، بلکہ مریض کو کسی ماہر ڈاکٹر کے پاس جانے کا کہہ دے۔

---

(8) Palliative care is an approach that improves the quality of life of patients and their families facing the problem associated with life-threatening illness, through the prevention and relief of suffering by means of early identification and impeccable assessment and treatment of pain and other problems, physical, psychosocial and spiritual. (WHO website)

- اگر مریض اپنے ڈاکٹر سے کسی دوسرے ڈاکٹر یا ادارہ کے بارے میں سوال کرے تو وہ اسے دیانت داری اور اخلاص کے ساتھ مشورہ دے۔
- اگر مریض کے لیے تجویز کردہ علاج یا کوئی دوا ایسی ہے جس سے اسے کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے تو ڈاکٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کو اس علاج اور دوا کے ممکنہ نقصانات کے بارے میں آگاہ کردے۔
- امانت داری کے اندر یہ بھی شامل ہے غیر ضروری دوا اور ٹیسٹ نہ لکھے اور نہ ہی غیر ضروری آپریشن تجویز کرے۔
- ٹیسٹ وغیرہ معیاری ادارہ سے یا جس جگہ سے ٹیسٹ کروانا مریض کیلیے فائدہ مند ہو، اسی جگہ سے ٹیسٹ کروانے کا کہے، اسی طرح بہتر سے بہتر دوائی تجویز کرے اور آپریشن کیلیے بھی ایسا ادارہ تجویز کرے جو اس کی رائے میں مریض کیلیے زیادہ بہتر ہو۔

مریض کے ساتھ رازداری برتنا

ہر ڈاکٹر اپنے مریض کا امین ہوتا ہے اور اسلام میں امانت کا تصوّر بہت وسیع ہے اور اس کے اندر رازداری اور عیب پوشی بھی شامل ہے۔ کیونکہ ایک شخص کی بات دوسرے کے پاس امانت ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی کو دوسرے کے عیب کے بارے میں علم ہو جائے تو یہ بات بھی اس کے پاس امانت ہے، اور اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس راز یا عیب کو کسی دوسرے کے سامنے ذکر کرے، چنانچہ ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ علاج کے دوران امانت داری، رازداری اور عیب پوشی کے تمام پہلوؤں اور اس سلسلہ میں دی جانے والی تمام اسلامی تعلیمات کو مدِ نظر رکھے، جیسا کہ احادیث میں اس کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ راز کی حفاظت کے بارے میں واضح طور پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

" إِنَّمَا يَتَجَالَسُ الْمُتَجَالِسَانِ بِالْأَمَانَةِ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُفْشِيَ عَلَى صَاحِبِهِ مَا يَكْرَهُ " (بیہقی، شعب الایمان)(9)

ترجمہ: دو ہم مجلس جب آپس میں بیٹھتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے امین ہوتے ہیں، لہذا ان میں سے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کی رضامندی کے بغیر اس کا راز افشا کرے۔

---

(9)شعب الإيمان للبيهقي، ج:13، ص:500، رقم الحديث: 10677، فَصْلٌ فِي حِفْظِ الْمُسْلِمِ سِرَّ أَخِيهِ.

ایک دوسری حدیث میں ہے:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ (10)

ترجمہ: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کرے اور پھر رازدارانہ طور پر دائیں بائیں دیکھے تو وہ بات اس شخص کے پاس امانت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات راز رکھنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ بات کرنے والے نے اسے راز رکھنے کا کہا ہو، بلکہ بات کرنے والے کے انداز یا حالات سے اس کے راز رکھنے کا اندازہ ہو جائے یا وہ باتیں جو کہ عمومی طور پر راز رکھی جاتی ہیں، اُنہیں بھی راز رکھنا ضروری ہے۔

اسی طرح پردہ پوشی کے بارے میں حدیثِ مبارک میں آتا ہے:

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ» (11)

ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیثِ مبارک میں ارشاد ہے:

جس سے مشورہ لیا جائے اُسے امانت دار ہونا چاہیے (ابوداؤد) (12)

درج بالا احادیث جس طرح عام لوگوں کیلیے رہنما ہیں، اسی طرح یہ ڈاکٹر حضرات کے لیے بھی خصوصی طور پر رہنما ہیں، اور ان احادیث کی روشنی میں ایک ڈاکٹر کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کے ساتھ مکمل رازداری برتے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی بیماری کے بارے میں کسی کو آگاہ نہ کرے، کیونکہ مریض کی باتیں اس کے پاس امانت ہیں، البتہ جن مواقع پر راز کا افشاء کرنا مریض، اس کے متعلقین یا معاشرہ

Islamic Medical Learners Association

---

(10) سنن أبي داود، ج:4، ص:267، بَابٌ: فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ، رقم الحديث:4868 ط:المكتبة العصرية، بيروت.

(11) صحيح البخاري، ج:3، ص:128، رقم الحديث: 2442، بَابٌ: لاَ يَظْلِمُ المُسْلِمُ المُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ.

(12) سنن أبي داود :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ»

(ج: 4، ص: 333، رقم الحديث:5128، بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ، ط: المكتبة العصرية-بيروت)

کی بھلائی کے لیے ضروری ہو یا بیماری چھپانے میں دوسروں کے لیے ضرر ہو یا کسی کا حق متاثر ہو رہا ہے تو اس صورت میں بقدرِ ضرورت راز افشا کرنا شرعاً جائز ہوگا ۔

مریض کی اجازت وآگاہی

علاج ومعالجہ کیلئے مریض کی اجازت اور آگہی اس لیے ضروری ہے کیونکہ کسی انسان کے جسم میں کسی قسم کا تصرّف اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے، جیساکہ کسی کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں ہے، چنانچہ علاج ومعالجہ جس طریقہ سے بھی ہو، اس کیلئے مریض کی اجازت اور آگہی ضروری ہے، لہذا ڈاکٹر کو چاہیے کہ مریض کو اس کے علاج کے بارے میں بالخصوص آپریشن اور اس جیسے دیگر عملیات کے بارے میں آگاہ کرے، اور اگر اس علاج سے مریض کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے یا کسی قسم کی معذوری کا اندیشہ ہو تو مریض کو اس کے متعلق بھی آگاہ کرے، علاج شروع کرنے سے پہلے مریض سے اجازت بھی لے، اور جہاں متعلقین کی اجازت ضروری ہو، وہاں صرف مریض کی اجازت یا آگہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے متعلقین میں سے کسی کی اجازت ضروری ہے، مثلاًاگر کسی خاتون کا ایسا علاج ہو رہا ہے جس میں اس کی تولید کی صلاحیت متاثر ہو رہی ہو یا کسی وجہ سے ختم کی جا رہی ہو تو اس صورت میں شادی شدہ خاتون کے شوہر کی اجازت بھی ضروری ہے۔

البتہ اگر کوئی مرض ایسا ہے جس میں مریض علاج کی اجازت نہیں دیتا، لیکن اس کے علاج نہ کروانے سے کسی معاشرتی نقصان کا اندیشہ ہے تو اس کو لوگوں سے علیحدہ بھی کیا جاسکتا ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔

مریض کے سامنے واضح اور پختہ بات کرے

حدیث پاک میں آتا ہے:

إن الله يحب من العبد إذا عمل عملاً أن يتقنه.[13]

ترجمہ: اللہ تعالی بندہ سے یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ کوئی عمل کرے تو اعتماد کے ساتھ کرے۔

([13])المعجم الأوسط للبرانی، ج: 1، ص: 275، رقم الحديث :897، ط: دار الحرمين– القاهرة.

لہذا ڈاکٹر کو چاہیئے کہ مریض سے اعتماد کے ساتھ بات کرے اور اُلجھی ہوئی بات یا مُبہم بات کرنے سے پرہیز کرے، کیونکہ ڈاکٹر کیلیئے خود اعتماد ہونا اور اپنے فن میں ماہر ہونا بہت ضروری ہے، تاکہ وہ کسی بھی اُلجھی ہوئی صورتِحال میں اپنے مریض کی درست رہنمائی کر سکے، اور اسے مطمئن کر سکے اور اس کی کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ وہ مریض کے سامنے اپنا اعتماد برقرار رکھے، کیونکہ مریض کا ڈاکٹر کے متعلق اعتماد خراب ہونا خود مریض اور ڈاکٹر دونوں کیلیئے نقصان دہ ہے، لہذا اگر صورتِحال ڈاکٹر کی سمجھ سے باہر ہو تو اپنی طرف سے رائے زنی کرنے یا اُلجھی ہوئی یا مبہم یا گول مول بات کرنے کے بجائے اسے چاہیئے کہ وہ مریض کو کہہ دے کہ وہ مشورہ یا مطالعہ کر کے اسے بتائے گا یا مریض کو اس سے رجوع کرنے کا مشورہ دے۔

مریضوں کے دینی فرائض کی ادائیگی میں معاونت

ایک ڈاکٹر کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک مسلمان مریض کے دینی فرائض کی ادائیگی کا تحفظ کرے، جس میں بہت سی صورتیں آجاتی ہیں، بطورِ مثال ان میں چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں:

- ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ خود بھی نماز روزہ اور دیگر شرعی احکام کی پابندی کرے، اور اپنے مریضوں اور اسٹاف کو بھی ان چیزوں کی پابندی کی ترغیب دے اور اس کیلیئے ان کو سہولت بھی فراہم کرے۔
- علاج ومعالجہ کے دوران نماز کے اوقات کو ملحوظ رکھے، تاکہ وہ خود بھی اور مریض بھی بآسانی نماز ادا کر سکیں۔
- آپریشن کا وقت نماز کے اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے رکھا جائے، تاکہ مریض کیلیئے بھی نماز پڑھنا ممکن ہو سکے۔
- ستر پوشی اور پردہ کا اہتمام کرے، اور جہاں ضرورت ہو وہاں بقدرِ ضرورت ستر کھولنے پر اکتفا کرے۔
- اگر کسی مجبوری کی وجہ سے مرد ڈاکٹر، خاتون مریض کا یا خاتون ڈاکٹر، مرد کا معائنہ کرے تو خلوت سے بچنے کی کوشش کرے اور بقدرِ ضرورت جسم کھولے اور بقیہ بدن کو ڈھکنے کا اہتمام کرے، اور صرف اتنا ہی جسم دیکھے اور چھوئے جتنی اس کی ضرورت ہے، اور نظر کی حفاظت کا اہتمام کرے۔

شرعی مسائل میں علماء کی طرف رہنمائی

واضح رہے کہ دینی مسئلہ کی ذمہ داری بتانے والے پر ہے، لہذا جب تک کسی مسئلہ کا یقینی طور پر علم نہ ہو، اس وقت تک کسی مریض کو مسئلہ بتانے سے گریز کرے اور ایسی صورت میں علماء کی طرف رجوع کرے۔

ذیل میں چند اہم مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے، جن کا سیکھنا اور سمجھنا ڈاکٹر حضرات اور دیگر متعلقہ عملہ کے لیے ضروری ہے:

- مریض کو وضو کے بجائے تیمم کا کہتے وقت یہ دیکھ لیں کہ آیا اس مریض کو وضو سے مکمل طور پر روکنا ٹھیک ہے یا نہیں کیونکہ اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں: بعض مرتبہ کوئی اور وضو کروا سکتا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ کم پانی سے وضو کرنا ممکن ہو یا مسح سے فرض ادا ہو سکتا ہو، الغرض خوب دیکھ بھال کر اور غور و فکر کر کے مشورہ دیں اور بہتر یہ ہے کہ طبّی لحاظ سے اپنی رائے بتلا کر مسئلہ کی تفصیل کے لیے کسی عالم یا مفتی سے رجوع کرنے کا بھی کہہ دیں۔
- یا مثلاً مریض کو کرسی پر نماز پڑھنے کا کہا جا رہا ہے یا اس کو روزہ سے منع کیا جا رہا ہے تو اگر ڈاکٹر نے کسی معتبر عالمِ دین سے مسائل سیکھے ہوئے ہوں تو اس خاص مسئلہ میں شرعی حدود کی رعایت کرتے ہوئے اُسے مشورہ دے رہا ہے تو بہت اچھی بات ہے، ورنہ اس کی بیماری و تکلیف کو دیکھ کر طبّی ہدایات دینے کے بعد مریض کو یہ ہدایت کرے کہ اب وہ اس کے مطابق کسی معتبر عالم یا مفتی سے اپنا مسئلہ پوچھ لے۔
- بالخصوص کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا، اس بارے بہت احتیاط سے کام لیں۔
- کرسی پر نماز پڑھنے کا مشورہ دیتے وقت یہ بھی ہدایت کر دے کہ مریض کسی عالمِ دین یا مفتی سے اس کا طریقہ کار پوچھ لے۔
- مریض کے پیشاب کی نلکی (Catheter) لگے ہونے کی صورت میں پیشاب کے قطرے مسلسل بہتے رہتے ہیں، اب اس صورت میں وضو کرنے کے لیے معذوری شمار ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں مکمل تفصیل کسی معتبر عالم سے سمجھ لے۔
- زخم پر پٹی بندھی ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کا مسئلہ پیش آتا ہے تو اس میں کئی صورتیں ہیں کیونکہ کبھی پٹی کو کھول کر اس جگہ کو دھونا ممکن ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح اس کے ارد گرد کی جگہ کو دھونا ممکن ہے یا نہیں وغیرہ اس میں تفصیل ہے، اس لیے پہلے ان مسائل کو علماء سے پوچھ کر سمجھا جائے اور جب تک مسائل صحیح طرح معلوم نہ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ مریض کو طبّی لحاظ سے ہدایات دینے کے بعد دینی مسئلہ کے لیے کسی عالم یا مفتی سے رجوع کرنے کا مشورہ دے۔

مریضوں کو صدقہ اور صلاۃ الحاجۃ کی تلقین

حدیث پاک میں آتا ہے:

وداووا مرضاكم بالصدقة(بيهقی)[14]

اور اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرو

---

[14])شعب الإيمان للبيهقي، ج:5ص:184،رقم الحديث: 3279 ،ط: مكتبة الرشد.

لہذا ڈاکٹر کو چاہیئے کہ اپنے مریضوں کو ان کی استطاعت کے مطابق صدقہ کرنے کی تلقین کرے اور اسی طرح ان کو صحت کے حصول کیلیئے صلاۃ الحاجۃ پڑھنے اور دعا کرنے کی بھی تلقین کرے، جس سے کئی فوائد حاصل ہوں گے، مثلاً: اس سے مریض اور ڈاکٹر دونوں کے یقین کی اصلاح ہو گی کہ اصل شفا دینے والی ذات اللہ تعالی ہی کی ہے، نیز رجوع الی اللہ کی وجہ سے مریض کو قلبی سکون بھی حاصل ہو گا، جو کہ از خود ایک بڑی نعمت ہے اور دعا کی برکت سے اللہ پاک شفا بھی عطا فرما دیں گے۔

مریض کیلیئے دعا

ڈاکٹر کو اپنے مریض کے حق میں صحت کی دعا بھی کرنی چاہیئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی یہ سنت مبارکہ تھی کہ جب آپ کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا» (بخاری و مسلم)[15]

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما اور شفا عطا کر کہ تو ہی شفا دینے والا ہے اور تیرے علاوہ کوئی اور شفا دینے والا نہیں ہے، تو ایسی شفا عطا فرما کہ جس کے بعد کوئی بیماری نہ ہو۔

Islamic Medical Learners Association

اس کے علاوہ مریض کے پاس درجِ ذیل دعا سات مرتبہ پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ اَنْ یَّشْفِیَكْ (مسنداحمد)

ترجمہ: میں اس اللہ جو عظمت والا ہے اور عظمت والے عرش کا مالک ہے سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرما دے۔

اوقات کی پابندی

وقت کی پابندی ایفائے عہد کے زمرہ میں آتی ہے، لہٰذا ڈاکٹر کو مریضوں کو معائنہ یا آپریشن وغیرہ کا وقت دیتے ہوئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ مقررہ وقت کی پابندی کی جائے، اسی طرح

---

[15] صحیح مسلم، ج:4، ص:1722، رقم الحدیث:، باب: بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيضِ.

اگرڈاکٹرکسی ادارہ سے منسلک ہے تو مقرر کردہ اوقات اور اس سے متعلق ضوابط کی پابندی کرے اور اپنے ادارہ میں بھی اوقات کی پابندی کو یقینی بنائے۔

باری کی پابندی کرنا

ڈاکٹر کو چاہیئے کہ اپنے ادارہ میں معائنہ کی باری اور اوقات سے متعلق ہدایات واصول مقرر کردے اور اس کی پابندی کرے۔مریضوں کو ان کی باری یا اپائنٹمنٹ (Appointment) کی بنیاد پر ہی دیکھے، لیکن زیادہ شدت والے(Serious)مریضوں، بزرگوں اور معذوروں یا روتے ہوئے بچوں کو پہلے دیکھنے کی گنجائش ہے۔

بعض اوقات ڈاکٹر کسی معزز شخصیت مثلاً عالمِ دین یا کسی بزرگ یا اپنے کسی جاننے والے یا کسی رشتے دار کا اس کے اکرام کی وجہ سے بغیر باری کے معائنہ کرلیتے ہیں، تو سرکاری ہسپتالوں میں تو اس سے احتیاط کرنی چاہیئے، کیونکہ ان اداروں میں ڈاکٹر کو اس چیز کا اختیار حاصل نہیں ہے، لیکن اگر اپنا پرائیویٹ کلینک ہو تو اس میں اپنے اختیار سے یا پرائیویٹ اداروں میں منتظمین کی اجازت سے کسی معزز شخصیت یا قریبی رشتے دار کے اکرام کی وجہ سے اس کا معائنہ پہلے کرنا چاہے، تو کرسکتا ہے۔

IMLA
Islamic Medical Learners Association